سوال

(320) خاوند کا بیوی کو طلاق دیے بغیر چھوڑ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بیٹی کو اس کے خاوند نے عرصہ چھ سال سے چھوڑ رکھا ہے۔ ہم نے صلح کے لئے بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوسکے، بلکہ اس کا کہنا ہے میں نہ تو اسے گھر لانا چاہتا ہوں اور نہ ہی قیامت تک اسے آزاد کروں گا، ایسے حالات میں مجھے میری بچی کے متعلق شرعی فتویٰ دیا جائے تاکہ میں اسے کہیں آباد کر سکوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوی کے ساتھ ایسا سلوک کرنا کہ وہ عملاً بے شوہر ہوکر رہ جائے ایسی بیوی کو ''معلقہ'' کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرو۔'' [۴/النسآء: ۱۹]

نیز فرمان الٰہی ہے کہ ''تم اپنی بیویوں کو محض ستانے کی خاطر مت روکے رکھو یہ تمہاری زیادتی ہے جو ایسا کرے گا وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے''۔ [۲/البقرہ: ۲۳۱]

ان آیات کے پیش نظر خاوند بہت ظلم اور زیادتی کا ارتکاب کر رہا ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اپنی بیوی کے حقوق ادا کرتا اور اس کے نان ونفقہ اور دیگر اخراجات کی ذمہ داری اٹھاتا یا اسے طلاق دے کر آزاد کردیتا تاکہ وہ باعزت طور پر باقی ماندہ زندگی بسر کرسکے لیکن خاوند کسی صورت راضی نہیں ہے بلکہ اپنی بیوی کو معلقہ بنا کر چھوڑنا چاہتا ہے جو صریح زیادتی ہے چونکہ یہ صورت حال لڑکی کے لئے ناقابل برداشت ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی پر تنگی کو روا نہ رکھا اور نہ ہی کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے، لہٰذا ایسے حالات میں بیوی کو فسخ نکاح کا حق ہے لیکن جدائی کا معاملہ نکاح سے زیادہ نازک ہے۔ جب نکاح سرپرست کے بغیر وہ خود بخود نہیں کر سکتی تو جدائی اپنے آپ کیونکر درست ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ عدالت کی طرف رجوع کرے، یونین کونسل اور پنچائت کے ذریعہ بھی اس مسئلہ کو حل کیا جاسکتا ہے۔ صرف اس فتویٰ کو بنیاد بنا کر علیحدگی اختیار کرنا، پھر آگے نکاح کردینا کسی صورت درست نہیں ہے۔ مفتی کا کام کسی کے لئے اس کے حق کو ثابت کرنا ہے حق دلوانا عدالت کا کام ہے۔ بلاشبہ فسخ نکاح ایسے حالات میں لڑکی کا حق ہے لیکن اسے حق عدالت یا پنچائت کے ذریعے ہی مل سکتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ علیحدگی اختیار کرنے کے لئے دونوں میں کسی کو لایا جائے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:333